سوال

(666) بیت المقدس کی چٹان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیت المقدس کی وہ چٹان جس سے نبی اکرم ﷺ شب معراج، معراج کے لیے سوار ہوئے تھے، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالی کی قدرت کے ساتھ معلق ہے، فتوی عطا فرمائیں کیا یہ بات درست ہے؟ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آسمانوں، زمینوں اوران کے مابین کی ہر چیز حتی کہ وہ چٹان جس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، اپنی جگہ پر اللہ تعالی کے حکم سے قائم ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُمسِكُ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضَ أَن تَزولا ۚ وَلَئِن زالَتا إِن أَمسَكَهُما مِن أَحَدٍ مِن بَعدِهِ ۚ إِنَّهُ كانَ حَليمًا غَفورًا ﴿٤١﴾... سورة فاطر

''اللہ ہی آسمانوں اورزمین کے تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اوراگر وہ ٹل جائیں تواللہ کے سواکوئی ایسا نہیں، جوان کو تھام سکے۔''

اورفرمایا:

وَمِن ءايـٰتِهِ أَن تَقومَ السَّماءُ وَالأَرضُ بِأَمرِهِ... ﴿٢٥﴾... سورة الروم

''اوراسی کے نشانات (اور تصرفات میں ہے کہ آسمان اورزمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔''

بیت المقدس کی چٹان فضامیں اس طرح معلق نہیں ہے کہ تمام اطراف سے اس کے گرو ہواکے سوااورکچھ نہ ہو، بلکہ یہ چٹاں ایک طرف سے اس پہاڑ کے ساتھ ملی ہوئی ہے جس کا یہ ایک حصہ ہے اورجس کے ساتھ یہ باقاعدہ پیوست ہے۔ یہ چٹان اوراس کا پہاڑ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر ایسے اسباب کی وجہ سے قائم ہیں جو کونی ہیں، معمول کے مطابق ہیں اور سمجھ میں آنے والے ہیں۔ ان کی حفاظت بھی بالکل وہی ہے جو کائینات کی دیگر اشیاء کی ہے۔ ہم اللہ تعالی کی اس قدرت کے منکر نہیں کہ وہ کائنات کی کسی چیز کو فضا میں معلق کردے بلکہ امر واقع یہ ہے کہ تمام مخلوقات ہی فضامیں اللہ تعالی کی قدرت کے ساتھ قائم ہیں جیسا کہ قل ازین بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت موسی کی قوم پر کوہ طور کواس وقت کھڑاکردیا تھا، جب انہوں نے موسی کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق عمل کرنے سے انکار کردیا تھا۔ اس وقت یہ پہاڑ اللہ تعالی کی قدرت کے ساتھ قوم موسی کے سر پر اٹھایا گیا تھا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَإِذ أَخَذنا ميثـٰقَكُم وَرَفَعنا فَوقَكُمُ الطّورَ خُذوا ما ءاتَينـٰكُم بِقُوَّةٍ وَاذكُروا ما فيهِ لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ﴿٦٣﴾... سورة البقرة

''اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا اور کوہ طور کو تم پر کھڑا کیا (اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے، اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں (لکھا) ہے، اسے یاد رکھو تاکہ تم (عذاب سے) محفوظ رہو۔''

اور فرمایا:

﴿وَإِذ نَتَقنَا الجَبَلَ فَوقَهُم كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنّوا أَنَّهُ واقِعٌ بِهِم خُذوا ما ءاتَينـٰكُم بِقُوَّةٍ وَاذكُروا ما فيهِ لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ﴿١٧١﴾... سورة الاعراف

''اور جب ہم نے ان (کے سروں) پر پہاڑ اٹھا کھڑا کیا گویا وہ سائبان تھا اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرتا ہے تو (ہم نے کہا کہ) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں لکھا ہے، اس پر عمل کرو تاکہ بچ جاؤ۔''

اس لیے ہمارا مقصود صرف اس امر واقع کو بیان کرنا ہ کہ بیت المقدس کی چٹان فضا میں اس طرح معلق نہیں ہے کہ وہ تمام اطراف سے پہاڑ سے بالکل الگ تھلگ ہو بلکہ یہ پہاڑ کے ساتھ متصل اور اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص505

محدث فتویٰ